REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ار

۷ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۶ ہجرت ۱۳۳۸ھش ۱۶ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"اصل بیماری کے عوارض میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے تخفیف ہے"

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۵ مئی۔ کل صبح ساڑھے نو بجے کے بعد کی رپورٹ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ بارہ بجے دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ مگر اس کے بعد سے تقریباً پونے ۳ بجے تک حضور کو بہت بے چینی رہی۔ پھر شام تقریباً سات بجے تک طبیعت میں سکون رہا۔ مگر اس کے بعد کچھ وقت کے لئے پھر بے چینی پیدا ہوگئی۔ اصل بیماری کے عوارض میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرے تخفیف ہے رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

احباب خاص طور پر حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد بوقت سوا نو بجے صبح ۱۵ مئی ۱۹۵۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے

انڈونیشیا میں پُردرد و پُرسوز دعائیں

جاکرتہ ۱۲ مئی (بذریعہ تار) مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی طرف سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں جاکرتہ سے ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں مکرم شاہ محمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی خبر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے احباب کے لئے سخت تشویش کا باعث ہوئی احباب جماعت اس روز سے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور دردو الحاح سے دعائیں کر رہے ہیں۔ اور روزے رکھ رہے ہیں۔ مولا کریم سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق سے نوازے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک

— از مکرم جناب سید محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ —

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی وجہ سے احباب جماعت آج کل دردِ دل سے دعا اور صدقات میں مشغول ہیں۔ خاکسار نے گزشتہ دنوں ایک خواب دیکھا تھا۔ جس کی تعبیر خاکسار نے یہ سمجھی کہ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دوست ایسی لمبی نمازیں پڑھیں جیسی سورج گرہن کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے دوست جانتے ہیں کہ سورج گرہن کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ عام نمازوں کی نسبت غیر معمولی طور پر بہت لمبی نفل نماز پڑھی جاتی ہے پس اس خواب کی بنا پر ہی میں دوستوں کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ان دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ نوافل بکثرت پڑھیں

خاکسار۔ سید محمود احمد ناصر ربوہ

کینیڈا اور پاکستان کے درمیان

ایٹمی میدان میں تعاون کا معاہدہ

اٹاوہ ۱۵ مئی۔ کینیڈا اور پاکستان نے کل ایک معاہدے پر دستخط کئے۔ جس کے تحت دونو ملک ایٹمی توانائی کے پر امن استعمال کے سلسلے میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ کینیڈا نے اسی طرح کے معاہدے مغربی جرمنی اور سوئٹزر لینڈ سے بھی کئے ہیں۔ معاہدے پر کینیڈا کی طرف سے وزیر اعظم مسٹر جان ڈائفن بیکر اور پاکستان کی طرف سے ہائی کمشنر مسٹر ایس۔ ایم برک نے دستخط کئے۔ معاہدے کے تحت کینیڈا پاکستان کو یورینیم بھی فروخت [illegible] گا۔ اور دونوں ملکوں میں ایٹمی معلومات اور مواد کا تبادلہ ممکن ہو جائیگا۔

روس عراق میں پچیس ۲۵ کارخانے قائم کرے گا

بغداد ۱۵ مئی۔ عراق کے وزیر اقتصادیات ڈاکٹر ابراہیم قبہ نے بتایا ہے کہ روس نے عراق میں ۲۵ کارخانے قائم کرنے کا وعدہ کیا ہے آپ نے کہا کہ عراق اپنی صنعتی ترقی کے لئے چیکوسلواکیہ مشرقی جرمنی اور ہالینڈ سے بھی بات چیت کر رہا ہے۔ چنانچہ چیکوسلواکیہ نے عراق میں سات چھوٹے کارخانے قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ڈاکٹر قبہ نے مزید کہا کہ گزشتہ سال ۱۴ جولائی کو عراق میں جو انقلاب برپا ہوا تھا۔ وہ فوجی انقلاب تھا سوشلسٹ انقلاب نہیں ؛

بھارتی وفد ماسکو روانہ ہو گیا

نئی دہلی ۱۵ مئی۔ معدنیات اور ایندھن کی وزارت کا ایک وفد عازم روس ہو گیا ہے۔ جو ایک درجن کے قریب اقتصادی منصوبوں کے بارے میں روس سے امداد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا ؛

لہاسہ میں تبتی افسروں کے خلاف مقدمے دائر کر دیئے گئے

نئی دہلی ۱۵ مئی۔ روزنامہ سٹیٹسمین کے نامہ نگار خصوصی نے کالمپانگ سے اطلاع دی ہے کہ حکومت چین نے لاسہ میں تبت کی سابق حکومت کے افسروں کے خلاف مقدمات دائر کر دیئے ہیں۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے باغیوں کی امداد کی تھی۔ لاسہ میں مقیم بھارتیوں اور نیپالیوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے باغیوں سے راہ و رسم پیدا کی۔ تو انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۹ء

روس ——— اور ——— امریکہ

جنیوا میں امریکہ، لندن اور فرانس کے وزرا کی کانفرنس پر امریکی اخبارات نے کہا ہے کہ

"اگرچہ سویٹ روس کے حکام نے بے شمار وعدہ خلافیاں کی ہیں۔ لیکن مغربی اقوام مسئلہ جرمنی پر بات چیت کے لئے ان مذاکرات میں بغیر کسی خوش فہمی کے حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔

"۔۔۔۔۔۔ فوری طور پر زیر غور مسئلہ برلن کا تو ان بے شمار مسائل میں سے ایک ہے جو حل طلب ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ روس کے حکمران اپنے عالمی تسخیر کے عزائم کو ترک کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ لیکن اور اقوام متحدہ کے اصولوں کے تحت اقوام عالم سے تعاون کرنے پر تیار ہوتے ہیں۔ یا یہ کہ ان کا ارادہ بس سرد جنگ کو جاری رکھنے کا ہے۔ جو کسی وقت بھی آتشیں جنگ کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اگرچہ سوویٹ یونین نے متعدد وعدہ خلافیاں کی ہیں لیکن مغربی اقوام کو توقع ہے کہ اس ایٹمی دور میں روس کے قائدین اس بات کو محسوس کریں گے کہ امن کی اور کوئی متبادل صورت نہیں ہے۔ اس توقع کے تحت مذاکرات جنیوا میں حصہ لے رہے ہیں۔ نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر گرومیکو نے جنیوا پہنچ کر پائیدار امن کے امکانات کے بارے میں دل خوش کن الفاظ کہے ہیں۔ لیکن ماسکو ریڈیو نے مسٹر خروشیف کا جو بیان نشر کیا ہے۔ اس کا انداز ہی مختلف ہے۔ خروشیف نے یہ دھمکی دی ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں مغربی اقوام کو صفحہ ارض ہی سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ اور عین اس وقت کسی اور جگہ مارشل خروشیف امریکہ کو خبردار کر رہے تھے۔ کہ امریکہ کی ناقابل تسخیر حیثیت اب ختم ہی ہوا چاہتی ہے۔ اس قسم کی دھمکیوں سے کسی امن کانفرنس کا آغاز کرنا عجیب و غریب دکھائی دیتا ہے۔ ان دھمکیوں کے لئے جس وقت کا انتخاب کیا گیا ہے اس کا صاف مطلب یہی ہے۔ کہ دنیا میں امن صرف روسی شرائط کے تحت ہی قائم ہونا چاہیئے۔ ورنہ ہم تمہیں دنیا سے نیست و نابود کر دیں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ ان دھمکیوں سے قطع نظر خروشیف کو اس بات کا احساس ہے۔ کہ یہ مسئلہ اس قدر سیدھا سادا نہیں ہے۔ غالباً وہ اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ آئندہ جنگ میں نقصانات اس قدر خوفناک ہو سکتے ہیں۔ کہ فاتح اور مفتوح میں امتیاز کرنا تقریباً ناممکن ہوگا۔

آخر میں نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون نے لکھا ہے کہ مغرب اس قسم کی بندر بھبکیوں سے ہرگز مرعوب نہیں ہوگا۔ لیکن یہ بات ظاہر ہے۔ کہ اسے نہایت محدود سطح پر سوویٹ یونین سے سودا بازی کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ اور مذاکرات کے پیش نظر ماسکو کی جانب سے اس نوعیت کی مزید دھمکیوں کو سننے کے لئے تیار رہنا ہوگا"۔

امریکی اخبارات کے ان تبصرات کو پڑھ کر ہر انسان یہی کہہ سکتا ہے کہ وہ امن کی دیوی جس کی آج دنیا ہمیشہ سے زیادہ خواہشمند ہے۔ "ہنوز دور است" بلکہ یہ قیاس اغلب ہے۔ کہ یہ کانفرنس بجائے امن کی طرف کوئی قدم بڑھانے کے سرد جنگ سے گرم جنگ کی طرف قدم بڑھانے میں ممد و معاون ثابت ہو۔ اور وہ آتشگیر مادہ جو امریکہ اور روس مدت سے تیار کر رہے ہیں۔ ان کے استعمال کا زمانہ قریب تر ہو جائے۔

سوال یہ ہے کہ جب امریکہ کے لوگ اپنے ملک میں خوشحال ہیں اور سائنسی ترقی نے آج تک انسان کو جو آسائش اور آرام کے ذرائع بہم پہونچائے ہیں۔ ان میں سے تقریباً تمام کے تمام ان کو میسر ہیں۔ فلک بوس تجارتی ایوان عظیم صنعتی کارخانے جن میں ہر قسم کے سامان تیار ہوتے ہیں۔ سیرگاہیں۔ ہر قسم کا سامان تفریح۔ ضروریات زندگی کی فراوانی الغرض کونسی چیز ہے جو اہالی امریکہ کو حاصل نہیں۔ اسی طرح روس کا دعوے ہے۔ کہ اس نے چند برسوں کی منصوبہ بندی سے ملک کی پیداوار بے حد بڑھا لی ہے۔ اور تمام لوگ جو روس میں آباد ہیں نہایت خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ سوال ہے کہ جب دونوں ملکوں کو اپنی اپنی جگہ خوشحالی نصیب ہے تو پھر وہ کونسی چیز ہے۔ جو ان دونوں ملکوں کے درمیان وجہ نزاع بنی ہوئی ہے۔ کہ ایک طرف تو روس یہ دھمکی دیتا ہے۔ کہ وہ مغربی یورپ کے تمام ملکوں کا نام و نشان ہی مٹا دے گا۔ اور دوسری طرف امریکہ دھمکی دیتا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو فاتح و مفتوح میں امتیاز کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ اور وہ روس کی دھمکیوں سے قطعاً مرعوب نہیں۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کو تیار ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ انسان نے خواہ کتنی ہی مادی ترقی کر لی ہے۔ لیکن انسانیت میں نہ صرف یہ کہ اس نے کوئی ترقی نہیں کی بلکہ ترقی معکوس کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے خشیت اللہ اور اخلاق کا دامن بالکل چھوڑ دیا ہے۔ اور آج وہی نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے۔ جس کی اس یکطرفہ ترقی کی دوڑ میں ظاہر ہونے کی توقع ہو سکتی تھی۔ یہ نہیں ہے کہ امریکہ اور روس امن کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے۔ دونوں خوب سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا میں امن قائم رہنا ضروری ہے لیکن جیسا کہ انسانوں کو ہمیشہ غلطی لگتی آئی ہے۔ دونوں یہ سمجھتے ہیں کہ صرف وہی اپنے طریق کار سے دنیا میں امن کی جنت بنا سکتے ہیں۔ اس لئے ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے۔ کہ تمام دنیا پر اسی کا اثر غالب ہو جائے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو یہی یکطرفہ خیال دراصل تمام فساد کی جڑ ہے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے۔ کہ جو نظریہ زندگی اس نے اپنی عقل اور سوچ سے اختیار کیا ہے صرف وہی دنیا میں امن کا ضامن ہو سکتا ہے۔ جب تک تمام دنیا اس نظریہ زندگی کو خود ان کی طرح تسلیم نہ کر لے۔ اس وقت تک دنیا میں چین نہیں ہو سکتا۔

یہاں تک بھی خیر کوئی ایسی خطرناک بات نہیں تھی۔ لیکن غضب تو یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے نظریہ کے پھیلاؤ اور ٹھہراؤ کے لئے صرف مادی قوت ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ دونوں طرف یہی یقین کام کر رہا ہے۔ کہ چونکہ ہمارا نظریہ ہی دنیا کو امن سے نواز سکتا ہے۔ اس لئے ساری دنیا کو اسے قبول کر لینا چاہیئے۔ ورنہ طاقت سے اسکو مسلط کیا جائے گا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ دنیا میں جب جب یہ حالت ہوئی ہے کہ انسان نے سمجھا ہے کہ وہ اپنی ترقی کے کمال کو پہونچ گیا ہے۔ اور اس کی طاقت بڑھ گئی ہے۔ تو خوف خدا اس کے دل سے نکل جاتا رہا ہے۔ اور وہ اخلاق کے بندھنوں کو توڑ کر حرص و ہوا کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ جس کا نتیجہ اقوام میں باہم جنگ و جدل میں نکلتا رہا ہے اور خوں ریزیاں ہوتی رہی ہیں

آج یہ حالت نہ صرف عالمگیر صورت اختیار کر چکی ہے۔ بلکہ مادی قوت کی فراوانی کی وجہ سے تلخ تر بھی ہو چکی ہے۔ امریکہ اور روس دونوں اپنے اپنے بلاک کے لیڈر بنے ہوئے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو چیلنج کر رہے ہیں۔ اور اگر کوئی غیر معمولی بات نہ ہوئی۔ تو ایک دن یہ کشمکش رنگ لا کر ہی رہے گی یہ غیر معمولی بات انسانی ذہنیت میں ایک عظیم انقلاب ہی ہو سکتا ہے۔ اس وقت دنیا کی ذہنیت مادی قوت کی افراط کی وجہ سے مادیت پرستی کی شکل میں نمایاں ہو رہی ہے۔ اس لئے ذہنیت میں اگر انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ تو روحانی احیاء سے ہی ہو سکتا ہے دوسرے لفظوں میں جب تک ان دونوں ملکوں کے عوام کی ذہنیت کو روحانی انقلاب سے بدلا نہ جائے۔ وہ خطرہ جو امریکی اخبارات کے مندرجہ بالا تبصرات سے ہویدا ہوتا ہے۔ دنیا کو لگا رہے گا۔

سچ تو یہ ہے کہ اتنے بڑے خطرہ کا انسداد جو انسان نے عقل پرستی سے اپنے آپکو لگا لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر ہو نہیں سکتا۔ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ انسان نے جو اتنا بڑا خطرہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپکو لگا لیا ہے۔ اسکو دیکھ کر وہ رحمٰن و رحیم خدا محض خاموش بیٹھ کر دیکھ نہیں رہا۔ اس نے اپنا ہاتھ لمبا کر دیا ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جہاں اس نے احیائے دین کے لئے اپنا مسیح مبعوث کیا ہے۔ وہاں خود مغربی ممالک میں بھی ایسی تحریکیں اٹھ رہی ہیں۔ جو اس روحانی انقلاب کا خیر مقدم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو اس کے فرستادہ کے ذریعہ برپا ہونے والا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں عوام کے دل خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں ہے۔ جب شیطان کے ہاتھ سے وہ قوتیں چھین لی جائیں گی۔ جن کے استعمال سے وہ انسانوں کی اس کہنہ بستی کو تباہ کرنا چاہتا ہے

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

منعم علیہ گروہ کی چار اقسام

دوسرا مرتبہ صدیق کا ہے صدق کامل اس وقت تک جذب نہیں ہوتا جب تک توبۃ النصوح کے ساتھ صدق نہ کھینچے۔ قرآن کریم تمام صداقتوں کا مجموعہ اور صدق تام ہے۔ جب تک خود صادق نہ بنے صدق کے کمال اور مراتب سے کیونکر واقف ہو سکتا ہے۔

صدیق کے مرتبہ پر قرآن کریم کی معرفت اور اس سے محبت اور اس کے نکات وحقائق پر اطلاع ملتی ہے۔ چونکہ قلب قلب کو کھینچتا ہے۔ اس لئے کبھی بھی کاذب قرآنی معارف اور حقائق سے آگاہ نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ لایمسہ الا المطھرون فرمایا گیا ہے۔

پھر تیسرا مرتبہ شہید کا ہے۔ عام لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا۔ یا دریا میں ڈوب گیا۔ یا وبا میں مر گیا وغیرہ۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اسی پر اکتفا کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے۔ اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا۔ وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر محض خدا تعالےٰ کے لئے اسکو جان بھی دینی پڑے۔ تو فوق العادت استقلال اس کو ملتا ہے۔ اور وہ بدوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے۔ اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سرور اس کی روح میں ہوتا ہے۔ کہ ہر تلوار جو اس کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو اس کو پیس ڈالے اس کو پہنچتی ہے۔ وہ اس کو ایک نئی زندگی "نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے۔ یہ ہیں شہید کے معنی ٭

پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ عبادت شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں۔ اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں۔ اور جھیلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں۔ اور جیسے شہد فیہ شفاءٌ للناس کا مصداق ہے۔ یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں ٭

اور پھر شہید اس درجہ اور مقام کا نام بھی ہے۔ جہاں انسان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ یا کم از کم خدا کو دیکھتا ہؤا یقین کرتا ہے۔ اس کا نام احسان بھی ہے ٭

چوتھا درجہ صالحین کا ہے۔ جن کو مواد ردیہ سے صاف کر دیا گیا ہے۔ اور ان کے قلوب صاف ہو گئے ہیں۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تک مواد ردیہ دور نہ ہوں اور سوء مزاج رہے تو مزہ زبان تک کا بھی بگڑ جاتا ہے۔ تلخ معلوم دیتا ہے۔ اور جب بدن میں پوری صلاحیت اور اصلاح ہو اس وقت ہر ایک شے کا اصل مزہ معلوم ہوتا ہے۔ اور طبیعت میں ایک قسم کی لذت اور سرور اور چستی اور چالاکی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح پر جب انسان گناہ کی ناپاکی میں مبتلا ہوتا ہے اور روح کا قوام بگڑ جاتا ہے تو روحانی قوتیں کمزور ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ عبادت میں مزہ نہیں رہتا طبیعت میں ایک گھبراہٹ اور پریشانی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب مواد ردیہ جو گناہ کی زندگی سے پیدا ہوئے تھے۔ توبۃ النصوح کے ذریعہ خارج ہونے لگیں۔ تو روح میں وہ اضطراب اور بے چینی کم ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ آخر ایک سکون اور تسلی ملتی ہے۔ پہلے جو گناہ کی طرف قدم اٹھانے میں راحت محسوس ہوتی تھی۔ اور پھر اسی فعل میں جو نفس کی خواہش کا نتیجہ ہوتا تھا۔ اور جھکنے میں خوشی ملتی تھی اب اس طرف جھکتے ہوئے دکھ اور رنج معلوم ہوتا ہے۔ روح پر ایک لرزہ پڑ جاتا ہے۔ اگر اس ناپاک زندگی کا وہم یا تصور بھی آ جائے۔ اور پھر عبادات میں ایک لطف، ذوق، جوش اور شوق پیدا ہونے لگتا ہے۔ روحانی قویٰ جو گناہ آمیز زندگی سے مردہ ہو چکے تھے۔ ان کا نشو ونما شروع ہوتا ہے۔ اور اخلاقی طاقتیں اپنا ظہور کرتی ہیں۔ یہ چار چیزیں ہیں۔ جن کے لئے ہر انسان دنیا میں مامور کیا گیا ہے۔ اور ان کے حصول کیلئے دعا ہی ایک زبردست ذریعہ ہے اور ہمکو موقعہ دیا گیا ہے کہ پانچ وقت ان مراتب کو مانگیں ٭ (ملفوظات صفحہ ۳۹۷-۳۹۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اور

نشاناتِ صداقت

از حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد لاہور

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہی اس زمانہ میں وہ پاک وجود ہیں۔ جنہوں نے قرآن پاک کو ہاتھ میں لے کر تمام غیر مذاہب پر اسلام کی برتری اور صداقت کو ثابت کیا۔ آپ نے یہ بات پوری وضاحت سے واضح کر دی کہ قرآن پاک کا کوئی شوشہ کوئی زیر کوئی زبر کوئی حرف منسوخ نہیں اور سارا قرآن پاک بسم اللہ کی ب سے والناس کے س تک قابل عمل ہے۔

آپ نے قرآن پاک سے ہر ایک اہم مسئلہ اور عقیدہ کا ثبوت بہم پہنچایا ہر دعوے کی دلیل قرآن پاک سے پیش کی اور غیر از اسلام مذاہب عیسائی۔ ہنود۔ آریہ۔ دہریہ۔ برہمو سماج کو بھی مجبور کیا کہ وہ اپنے تمام دعاوی اور ان کے دلائل اپنی الہامی کتب سے پیش کر کے اپنے اپنے مذاہب کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ آپ نے منجملہ دیگر حقائق ومعارف۔ اسرار و رموز قرآنی کے اخبار غیبیہ اور پیشگوئیوں سے قرآن پاک کی برتری کو ثابت کیا۔

ذیل میں ہم آپ کے مجموعہ الہامات یعنی "تذکرہ" سے بعض ایسے الہامات کو ناظرین کرام کے سامنے پیش کرتے ہیں جو نہایت واضح رنگ میں پورے ہوئے

(۱) حضرت اقدسؑ کے ابتدائی الہامات میں سے بہت مشہور الہام ہے الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ہے۔ یہ الہام سنہ ۱۸۷۶ء کا ہے اس الہام کے آپکے حق میں من وعن پورا ہونے کا تذکرہ آپنے ان الفاظ میں کیا ہے:۔

"جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام (والسماء والطارق) ہؤا تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلاء ہمیں پیش آئے گا تب اسی وقت یہ دوسرا الہام ہؤا۔ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔ اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔ پس مجھے اس خدائے عزوجل کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے اپنے مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر دکھلایا۔ کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا میرا وہ ایسا متکفل ہؤا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا۔"
(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۲)

ایک عربی نظم میں آپ اللہ تعالےٰ کی کفالت کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

ترجمہ:۔ دسترخوانوں کے بچے کچھے ٹکڑے میری خوراک تھی۔ اور اب صدہا خاندان میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے جس طرح اس الہام کو اپنے حبیب پاک سرور لولاک لما خلقت الافلاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پورا کیا اسی طرح آپ کے اس غلام کے حق میں پورا کر کے آپ کی صداقت اور حقانیت پر مہر ثبت کر دی۔

(۲) آپ کا ایک الہام والسماء والطارق بھی ہے۔ جس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہؤا۔ مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ میں اس وقت لاہور میں تھا۔ جب مجھے یہ خواب آیا تھا۔ تب میں جلدی سے قادیان میں پہنچا۔ اور ان کو مرض زحیر میں مبتلا پایا۔ لیکن یہ امید ہرگز نہ تھی

کہ وہ دوسرے دن میرے آنے سے پہلے فوت ہو جائیں گے۔ کیونکہ مرض کی شدت کم ہو گئی تھی اور وہ بڑے استقلال سے بیٹھے رہتے تھے۔ دوسرے دن شدت دوپہر کے وقت ہم سب عزیزان کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ مرزا صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اس وقت تم ذرا آرام کر لو کیونکہ جون کا مہینہ تھا۔ اور سخت گرمی پڑتی تھی۔ میں آرام کے لئے ایک چوبارہ میں چلا گیا اور ایک نوکر پیر دبانے لگا۔ کہ اتنے میں تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھے الہام ہوا۔ والسماء والطارق یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاء و قدر کا مبداء ہے اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہو گا۔ اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزاپرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائے گا۔۔۔ ۔۔۔۔ اور میرے والد اسی دن بعد غروب آفتاب فوت ہو گئے۔ (کتاب البریہ ص۱۵۹ [illegible] حاشیہ)

یہ عجیب توارد ہے کہ خود حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات کے موقعہ پر آپکے بڑے صاحبزادے خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو جو اس وقت غالباً ضلع لودھیانہ وغیرہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے۔ اور سرکاری دورہ پر جا رہے تھے۔ "ماتم پرسی" کے الفاظ میں حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات کی خبر دی گئی جس پر آپ دورہ کو موقوف کر کے اپنے ضلع میں واپس آ گئے۔ اور ڈپٹی کمشنر سے جو انگریز تھا اس الہام کا ذکر کر کے رخصت کی اجازت لی۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ رخصت کی تو آپ کو بڑی خوشی سے اجازت دیتا ہوں۔ لیکن اگر آپ کے والد صاحب فوت ہو گئے ہوتے تو ضرور یہ خبر اخبارات میں آ جاتی۔ کیونکہ آپ کے والد بہت مشہور آدمی ہیں اور ان کے لاکھوں مرید ہیں۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے فرمایا کہ بہرحال میں اس الہام پر قطعی یقین رکھتا ہوں۔ اور اس کے مطابق عمل کروں گا۔ کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ لاہور سے حضرت اقدس کے وصال کی تار پہنچ گئی۔ جس پر صاحب ڈپٹی کمشنر سخت متعجب ہوا۔ یہ واقعہ بالتفصیل بروائت حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ، برادر مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی اے راجیکی درویش قادیان نے اخبار الفضل میں کچھ عرصہ ہوا چھپوا دیا تھا۔

(۳) ابتدائی زمانہ کا ایک الہام لا تخف انک انت الاعلیٰ جو تخمیناً ۱۸۷۴ء کا ہے، ایک مقدمہ کے فیصلہ کے سلسلہ میں آپکو ہوا۔ جس میں آپ کو بشمبر داس نامی ایک کھتری باشندہ قادیان اور خوشحال چند کے متعلق ایک رؤیا صادقہ میں جو کشف صریح کی قسم سے تھی بتلایا گیا کہ بشمبر داس کی آدھی قید کم ہو جائے گی اور خوشحال چند پوری قید بھگتے گا۔ اور اس خبر غیب سے آپ تمام اہلیان قادیان کو آگاہ کر چکے تھے۔ جب ان دونوں کے متعلقین نے قادیان میں یہ مشہور کر دیا کہ دونوں ملزم بری ہو گئے ہیں تو آپ کو از حد قلق ہوا۔ تب آپ کو عین نماز میں مندرجہ بالا الہام ہو کر بشارت ملی کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی خبر غیب صحیح ہے اور ان لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہ غلط ہے۔ اور اسی طرح وقوع میں آیا۔
(دیکھو تذکرہ ص۱۱ تا ۱۴)

(۴) آپ فرماتے ہیں:۔
"تیس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب میں تپ سے سخت بیمار ہوا۔ اس قدر شدید تپ مجھے چڑھی تھی کہ گویا بہت سے انگارے سینے پر رکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اس اثناء میں مجھے الہام ہوا۔ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔" (الحکم جلد ۶ ص۱۱ ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

یہ الہام بھی ۱۸۷۱ء کا پرانا ہے۔ اس کے بعد آپ سینتیس ۳۷ سال کے لمبے عرصہ تک زندہ رہے اور دنیا میں روحانی انقلاب برپا کر کے فوت ہوئے۔

(۵) حضورؑ نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے قصابوں کی شکل میں ہیں اور انہوں نے بھیڑیں ایک لمبی نالی پر لٹائی ہوئی ہیں۔ اور ہاتھ میں چھری لئے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کب بھیڑوں کے ذبح کرنے کی اجازت ہو۔ تب حضور ان کے نزدیک گئے اور قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی۔ قُل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاءکم تب فرشتوں نے اس کو الٰہی اجازت سمجھ کر ان بھیڑوں کی گردنوں پر چھریاں پھیر دیں اور چھریوں کے چلنے سے بھیڑوں نے دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب ان فرشتوں نے سختی سے ان بھیڑوں کی گردنیں کاٹ دیں۔ اور کہا کہ تم چیز کیا ہو۔ گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی۔ کہ ایک سخت وبا ہو گی اور اس سے بہت لوگ اپنی شامت اعمال سے مرینگے اور میں نے یہ خواب بہتوں کو سنا دی جن میں سے اکثر لوگ زندہ ہیں اور حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔

پھر ایسا ہی ظہور میں آیا اور پنجاب اور ہندوستان اور خاص کر امرتسر اور لاہور میں اس قدر ہیضہ پھوٹا کہ لاکھوں جانیں اس سے تلف ہوئیں اور اس قدر موت کا بازار گرم ہوا کہ مُردوں کو گاڑیوں پر لاد کر لے جاتے تھے۔ اور جنازہ پڑھنا مشکل ہو گیا۔ (تریاق القلوب ص۴۰)
(باقی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کیلئے

اجتماعی دعائیں اور صدقات

لاہور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز کی صحت کے سلسلہ میں لاہور کے حلقہ جات میں روزانہ حضور کی خیر و عافیت اور صحت کی اطلاعات حلقہ جات میں بھجوائی جاتی ہیں اس کے علاوہ مختلف مرکز میں احباب کے استفسار اور دریافت حال کے پیش نظر اطلاعات فراہم کی جاتی ہیں۔

حلقہ جات میں احباب باقاعدہ بالتزام سے انفرادی اور اجتماعی دعائیں کرتے ہیں پنجگانہ نمازوں اور تہجد کے علاوہ بھی اجتماعی دعائیں ہوتی ہیں۔ اس وقت تک اٹھارہ حلقہ جات میں صدقے دئیے جا چکے ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

حلقہ سوں لائن۔ دہلی گیٹ۔ کینال پارک۔ اسلامیہ پارک، ماڈل ٹاؤن۔ محمد نگر۔ گڑھی شاہو کرشن نگر۔ سنت نگر۔ بھاٹی گیٹ۔ قلعہ لچھمن سنگھ سلطان پورہ۔ مصری شاہ۔ دھرم پورہ۔ گنج۔ راج گڑھ۔ کوچہ چابک سواراں۔ نیلا گنبد۔

(اسد اللہ خاں۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور)

لائل پور

مؤرخہ ۱۱ مئی کو بعد نماز مغرب احباب جماعت کو خاص طور پر اکٹھا کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے حضور کی طبیعت کے متعلق حالات بتائے اور دعا کی تحریک کی۔ فوری طور پر خاصی رقم صدقہ کے لئے جمع ہو گئی جو اسی وقت بعض غرباء میں تقسیم کر دی گئی۔ ایک یتیم بچے کو تیس روپیہ کی کتب صدقہ کی رقم میں سے خرید کر دی گئیں۔ اور نماز مغرب میں امیر صاحب نے گریہ و زاری کے ساتھ دعا کرائی۔

(شیخ محمد یوسف احمدیہ مسجد لائلپور)

جھنگ صدر

بذریعہ ٹیلیفون حضرت صاحب کی بیماری کی اطلاع ملتے ہی جماعت احمدیہ جھنگ صدر نے جامعہ مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں مغرب کی نماز میں نہایت گریہ و زاری کے ساتھ اجتماعی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضور پر نور کو لمبی سے لمبی عمر کامل صحت کے ساتھ عطا فرمائے۔ ۵/۵۹ (؟) ۱۱ کو صدقہ کیا گیا۔ روزانہ فجر اور مغرب کی نماز میں اجتماعی دعا کا انتظام کیا گیا ہے۔

(احمد الدین سیکرٹری اصلاح و ارشاد جھنگ صدر)

سرگودھا

حضرت اقدس کی بیماری کے پیش نظر صدقہ کیا گیا اور اجتماعی دعائیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمود احمد سیکرٹری مال انصار اللہ سرگودھا)

گنج مغلپورہ

جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ نے حضور ایدہ اللہ کی علالت کا سنتے ہی مبلغ تیس روپے بطور صدقہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی خدمت میں بھجوا دئیے اور مغرب کی نماز مسجد میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کی۔

(غلام نبی جنرل سیکرٹری گنج مغلپورہ لاہور)

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور (سابق مبلغ امریکہ) کے دورہ کا پروگرام

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ امریکہ کو تحریک جدید کی طرف سے چندہ تحریک جدید اور چندہ ممالک بیرون کے سلسلہ میں ذیل کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے متعلقہ جماعتیں مولوی صاحب موصوف کے پروگرام سے مطلع رہیں اور کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

	جماعت	قیام
(۱)	راولپنڈی	۱۷ مئی تا ۲۱ مئی
(۲)	کوہاٹ	۲۲ مئی تا ۲۳ مئی
(۳)	پشاور	۲۴ مئی تا ۲۸ مئی
(۴)	واہ کینٹ	۲۹ مئی تا ۳۰ مئی

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

برخوردار ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آج کل بدستور بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے عزیز کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ منظور علی محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

مذہبی وعلمی کتب ورسائل کی ضرورت

ایک مبلغ اسلام کے لئے جس کا مقصد تمام دیگر ادیان کے علاوہ سماجی سیاسی اقتصادی اور ہر قسم کی لادینی تحریکات کے مقابلہ میں اسلامی تعلیم کو بہتر و برتر ثابت کرنا ہوتا ہے۔ ان مذاہب و تحریکات کی کتب اور رسائل کا مطالعہ کرنا از بس ضروری ہے۔ جب تک دوسروں کے عقائد کی تفصیلات ہمارے سامنے نہیں آتیں۔ اور ہم ان کو اچھی طرح سمجھ نہیں لیتے۔ ہم کیسے ان کا رد کر سکتے ہیں۔ اور کیسے اسلام کی برتری ثابت کر سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کا نمونہ ہمارے سامنے موجود ہے۔ حضور نے لاکھوں روپے کے صرف سے ہزاروں ہزار کتب منگوا کر مطالعہ کیں اور پھر غیر مذاہب کے مقابل میں انمول لٹریچر پیدا کیا۔ غرض جب تک ہمارے سامنے دوسروں کی کتب ورسائل نہیں آتے۔ ہم بطور موازنہ صحیح طور پر اسلام کے اصول پیش نہیں کر سکتے۔ اس غرض کے لئے جامعہ احمدیہ میں ایک لائبریری اور مطالعہ کا کمرہ قائم ہے۔ جس میں ہر سال بہت سی کتب ورسائل منگوائے جاتے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد ابھی بہت کم ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ وہاں کسی بھی مذہب کے متعلق جو بھی کتب شائع ہوں۔ وہ اگر توفیق رکھتے ہوں تو خرید کر جامعہ احمدیہ کی لائبریری کے لئے ارسال فرما دیں۔ رسائل بھی نہایت ضروری ہیں۔ جن میں ہر روز نئی تحقیقات اور نئے خیالات پیش ہوتے رہتے ہیں۔ خصوصاً غیر ممالک کے رسائل جو قیمتی بھی ہیں۔ اور منگوانے بھی مشکل ہیں۔ اگر پاکستان۔ ہندوستان۔ انگلستان۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ مشرقی و مغربی افریقہ۔ مشرق بعید وغیرہ کے احباب توجہ کریں۔ اور اپنے ممالک سے شائع ہونے والے مختلف مذہبی و علمی رسائل جامعہ احمدیہ کی لائبریری کے نام لگوا دیں۔ تو ان کے لئے یقیناً صدقہ جاریہ کی صورت ہوگی اور وہ تبشیر کے کام میں ثواب کے حصہ دار ہوں گے۔ اس سلسلہ میں میں خاص طور پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہٗ العالی کا بہت ممنون ہوں۔ جو ہمیشہ اس طرف توجہ فرماتے ہیں اور باقاعدہ رسائل ارسال فرماتے رہتے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ سیرۃ سیّدہ حضرت ام المومنین رضؓ پر تقاریر

بروز ہفتہ بوقت پانچ بجے شام زیر صدارت محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ سیرت حضرت ام المومنین رضؓ پر ایک جلسہ دفتر لجنہ اماء اللہ کے ہال میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا مضمون مصباح میں سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال نے حضرت ام المومنین کے اخلاق حسنہ کے چند ایمان افروز واقعات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد امۃ الحفیظ صاحبہ نے حضرت ام المومنین کے حسن سلوک کے واقعات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں امۃ الحمید۔ استانی امۃ اللہ صاحبہ۔ استانی بیگم جی صاحبہ رابعہ و انجم عائشہ صاحبہ نے باری باری تقاریر کیں۔ ان سب واقعات کو سامعات نے بڑے غور سے سنا

آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب و حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی سیرت کے متعلق ریکارڈ شدہ پیغامات سنائے گئے۔ لمبی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(ناصرہ بیگم)

دعوت ولیمہ

ربوہ۔ مکرم جناب محمد اسمٰعیل صاحب معتبر نے مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۵۹ء اپنے صاحبزادے مکرم قریشی محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بعض مقامی احباب شریک ہوئے۔ دعوت طعام کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

مکرم قریشی محمود احمد صاحب کا نکاح امۃ الرحمٰن طاہرہ صاحبہ بنت مکرم جناب حافظ عبد الرحمٰن صاحب نسبت روڈ لاہور کے ہمراہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے مورخہ یکم مئی ۱۹۵۹ء کو دار الذکر لاہور میں تین ہزار روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔ اور تقریب شادی مورخہ ۷ رمئی کو عمل میں آئی تھی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو سلسلہ احمدیہ اور دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

بچوں کو اغوا کرنے والا گروہ اور پاکستانی عوام

از ڈویژنل دفتر محکمہ اطلاعات ملتان

ہمارے آج کے نونہال کل پاکستان کی باگ ڈور سنبھال لیں گے۔ اور اگر تعمیر ملت کا شوق اور ملک کی حفاظت کا ولولہ پیدا نہ کیا گیا تو ان کا وجود کل کو پاکستان کے لئے چنداں مفید نہ ہوگا۔ ہماری یہ نئی پود آج جس ماحول میں تربیت حاصل کرے گی۔ انہیں آج جس قسم کی طرز زندگی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اسی سے متاثر ہو کر وہ کل کے لئے تیار ہوں گے۔ ہمارے یہی بچے ہمارے ملک کے لئے ایک بڑا قیمتی سرمایہ ہیں انہی بچوں میں سے کل کے حکمران ہوں گے انہی بچوں میں سے بڑے بڑے مفکر، جرنیل اور اہل قلم و صاحب سیف نکلیں گے۔ جو ملک و قوم کے لئے ایک بیش بہا خزانہ ثابت ہوں گے

ہماری آج کی ایک ذرا سی غلطی اس آنے والی نسل کو کسی بھیانک اور اندوہناک تباہی کے کنارے لا کھڑا کرے گی۔ ہمارے معاشرے کے ایک طبقہ کو اس بات کا قطعی نہ تو کچھ خیال ہے اور نہ وہ اس بلند فکر و غور سے کام لیتا ہے۔ آج بھی ہم میں ایک ایسا گروہ موجود ہے جو اپنے عارضی ذاتی فائدے کی خاطر معصوم و بے آسرا بچوں کو ورغلا کر لالچ دیکر، ڈرا دھمکا کر ان کے والدین، اُن کے عزیز و اقربا، ان کے ساتھیوں اور ان کے اسکولوں سے بھگا کر لے جاتا ہے اور ان پر ایسے ایسے ظلم و ستم کرتا ہے۔ جن کی سرگذشت سنکر روح کانپ اٹھے۔ یہ سنگدل سماج دشمن لوگ ان سادہ لوح بچوں پر وہ وہ ظلم ڈھاتے ہیں۔ جو انسانیت کے لئے باعث شرم ہوتے ہیں۔ آئے دن ان سیاہ کاروں کی بداعمالیوں کا احوال طشت از بام ہوتا رہتا ہے۔ مگر پھر بھی ہمارے معاشرے میں ایک ایسا عنصر اب بھی موجود ہے۔ جو سخت سزاؤں کے باوجود بھی اس ناقابل عفو گناہ کا مرتکب ہوتا چلا جا رہا ہے۔

ہمیں شکر بجا لانا چاہیئے کہ مارشل لاء کے نفاذ سے خداوند کریم نے ان بے کس و بے آسرا بچوں کی سن لی۔ اور بہت سے بدمعاش و بدقماش لوگوں نے جنہوں نے ان بچوں کو چھپا چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ ان کے والدین کو واپس کر دیا۔ اور مارشل لاء کے قواعد کی رو سے جو سنگین سزائیں اغوا کے لئے رکھی گئی ہیں۔ ان کے خوف سے اپنی سرگرمیاں بہت کچھ کم کر دی ہیں۔ مگر ان سیاہ کاریوں کا قطعی طور پر سدباب ابھی تک نہیں ہوا اور کبھی کبھی پردے میں یہ انسانیت سوز کاروبار ابتک جاری ہے سوچنے کی یہ بات ہے کہ نئی حکومت نے عنان سلطنت سنبھالتے ہی قانون سخت کئے اغوا کی سزا موت مقرر کی۔ فوجی عدالتیں ان مقدموں کو سننے کے لئے قائم کر دیں۔ مگر پھر بھی یوں یہ بیماری ہمارے معاشرے سے دور نہ کی جا سکی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی بھی حکومت محض قانون یا سزا کے بل بوتے پر نہیں چل سکتی جب تک کہ عوام کا عملی تعاون اس کے ساتھ نہ ہو بچوں کا اغوا ہمارا بڑا اہم قومی مسئلہ ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس کی جانب ذرا سی غفلت بھی تمام قوم کی تباہی و بربادی اور ذلت کا موجب بن سکتی ہے۔ لہٰذا ہم سبکو بڑی سنجیدگی سے غور کرنا ہے کہ اس سماجی مرض کو جو ہماری جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے کس طرح دور کیا جائے۔ عوام کی ایک ایسی طاقت ہوا کرتی ہے کہ اس کے ریلے کے آگے کوئی چیز بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ اس لئے جب تک اس برائی کے قلع قمع کرنے کے لئے عوام صدق دل سے حکومت کے ساتھ تعاون نہ کریں گے اس بیماری کو جڑ سے اکھاڑنے میں حکومت کو سو فیصدی کامیابی ہونا بڑا مشکل امر ہے۔

شہری عوام حکومت کا کیسے ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ یہ کوئی بڑا مشکل اور ناممکن العمل کام نہیں۔ ایک ذرا سی جستجو اور سچی خواہش کی ضرورت ہے۔ آخر یہ قومی مجرم ہم اور آپ ہی کے درمیان رہتے ہیں۔ ہم سب میں سے کسی نہ کسی کے عزیز و اقربا میں سے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے برے افعال کا ہمیں علم ہوتے ہوئے بھی ہم ان کو قانون کی گرفت سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کے ان اعمال قبیحہ کی پردہ پوشی ہوتے ہیں۔ دراصل ہماری یہی بظاہر معمولی سی کوتاہی اس تمام تباہی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ ہمیں یہ سوچ لینا چاہیئے کہ قوم کی خاطر ہمیں کس رستہ پر چلنا چاہیئے کیا اس غلط کار کی رپورٹ کرنا ضروری ہے یا اس کے اعمال پر چشم پوشی کرنا۔ ہمیں فوراً بلا رو رعایت ایسے بدکردار کی رپورٹ نزدیک کے تھانوں میں کر دینی چاہیئے یا پھر مارشل لاء کے حکام تک یہ خبر فوری طور پر پہنچا دینا چاہیئے۔ تاکہ قانون کا آہنی پنجہ اسے اپنی گرفت میں لے لے۔ اور ایسی عبرتناک سزا اسے دی جائے کہ کسی اور کو پھر ایسی حرکت کی جرأت نہ ہو۔

اگر ہمارے عوام اس جذبہ سے کام کرنے کی عادت ڈال لیں تو وہ وقت دور نہیں جب ہم اپنے تمام معاشرتی و سماجی مسائل خود اپنی ہی کوشش و جد و جہد سے حل کر لیں گے۔ اور ایسے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا کر وہ ہم اپنے نونہالوں کو تباہی و بربادی سے بچا لیں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کا وقارِ عمل

(۱) پہلا وقارِ عمل مورخہ ۲۹/۳/۵۹ بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح شروع کیا گیا۔ جس میں مجلس مقامی کے تمام حلقہ جات سے ۲۵ خدام نے شرکت کی۔ مکرم محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ کی ہدایات کے مطابق خدام نے جو کہ تمام روزہ دار تھے دھوپ میں مسلسل ساڑھے تین گھنٹے تک نہایت جانفشانی اور محنت سے کام کیا۔ چنانچہ مسجد احمدیہ کی صفائی کی گئی جو کہ ایک لمبے عرصہ سے نہیں ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ خدام نے مسجد احمدیہ سے ملحق گراؤنڈ میں ایک ۲۰ فٹ لمبی اور ۷ فٹ اونچی دیوار تعمیر کی اور پھر اس کے بعد ایک مسجد احمدیہ کی دیوار جو ۱۰۰ فٹ لمبی اور ۷ فٹ اونچی تھی کا تمام ملبہ اٹھا کر ہموار گراؤنڈ میں ڈال کر اسے ہموار کیا گیا۔ بعدہ مسجد احمدیہ کے بڑے گیٹ کے سامنے کا حصہ جو ۱۰۰ فٹ لمبا اور ۲۰ فٹ چوڑا تھا نہایت ناہموار تھا۔ چنانچہ اس جگہ مٹی ڈال کر اس حصہ کو ہموار کیا گیا۔ یہ وقارِ عمل ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

مکرم و محترم شیخ محمد حنیف صاحب قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ کوئٹہ جو خود بھی وقارِ عمل میں شریک تھے خدام کے کام کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور خدام کے حسن کارکردگی سے خوش ہو کر خدام کو مبلغ ۱۰/ روپے کا عطیہ عطا فرمایا تا کہ خدام کی افطاری کا انتظام کیا جا سکے۔ چنانچہ اسی شام کو مجلس کی طرف سے پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ جس میں علاوہ خدام کے مکرم حاجی فیض الحق خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب قائد علاقائی۔ اور مکرم چوہدری رشید الدین صاحب بی۔ اے مربی مقامی نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ مکرم امیر صاحب نے خدام کا کام بہت سراہا اور خدام کا شکریہ ادا کیا۔

(۲) دوسرا وقارِ عمل بتاریخ ۵/۴/۵۹ بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح شروع کیا گیا۔ جس میں تقریباً ۱۸ خدام نے شرکت کی۔ تمام خدام نے جو کہ روزہ دار تھے اس دن بھی مسلسل اڑھائی گھنٹے تک نہایت محنت سے کام کیا اور تعلیم الاسلام پرائمری سکول کوئٹہ کی نئی عمارت کے تمام اندر اور باہر کے فرش کو جو ۶۰ فٹ لمبا اور چالیس فٹ چوڑا تھا مٹی ڈال کر ہموار کیا۔ اور ایک پانچ مربع فٹ حوض کو مٹی ڈال کر پر کیا گیا اور مسجد کے بیرونی حصے میں جھاڑو دیا گیا۔ یہ وقارِ عمل ساڑھے دس بجے عہد دہرانے کے بعد دعا پر ختم ہوا۔ جو مکرم چوہدری رشید الدین صاحب بی۔ اے مربی مقامی کی اقتداء میں کی گئی۔

(قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ)

یومِ خلافت اور رسالہ خالد کا خلافت نمبر

مورخہ ۲۷ مئی کو جماعت احمدیہ "یومِ خلافت" منا رہی ہے۔ اس مبارک تقریب پر جملہ مجالس اور جماعتیں رسالہ خالد کا خلافت نمبر ضرور خریدیں۔ یہ ۱۲۰ صفحے کا ضخیم رسالہ ہے۔ جس میں "اسلام میں اختلافات کا آغاز" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکۃ الآراء لیکچر بھی شامل ہے۔

یہ نمبر موقع کی مناسبت سے نہایت قیمتی مقالوں اور عمدہ عمدہ نظموں اور مسئلہ خلافت کے ہر پہلو پر بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہے۔ جماعت کو اور خصوصاً مجالس خدام الاحمدیہ کو چاہیے کہ یہ نمبر ضرور خریدیں۔ اس سلسلہ میں کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان وغیرہ اور دیگر بڑی و چھوٹی جماعتیں اور رسالہ خالد کے ایجنٹ حضرات فوراً آرڈر تحریر فرمائیں۔ تا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ نمبر جو تھوڑی سی تعداد میں باقی ہے ختم ہو جائے۔ اس کی قیمت ۱۲ آنے اور ڈاک خرچ (جو اس کے علاوہ ہے) بذریعہ رجسٹری ۶ اور بذریعہ عام ڈاک ۲ آنے اس کے علاوہ ہے۔

(مینیجر رسالہ خالد ربوہ)

ماہانہ رپورٹیں

بعض مجالس انصار اللہ کی طرف سے ماہانہ رپورٹیں باقاعدگی سے مرکز میں موصول نہیں ہوتیں۔ جس کی وجہ سے دینی کاموں میں ان کی دلچسپیوں سے مرکز باخبر نہیں رہ سکتا۔ زعماء کرام سے گذارش ہے کہ گذشتہ ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ جلد مرکز میں بھجوا دیا۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے واقفِ زندگی طلباء

ایسے واقفِ زندگی طلباء جنھوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے فوراً اپنے پتہ جات سے اطلاع دیں۔ اور نتیجہ نکلنے پر وکالت دیوان کو مطلع کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ضرورت ہے

نظارت بیت المال ربوہ کے لئے ایک جونیئر انسپکٹر بیت المال کی ضرورت ہے۔ جس کا کام مقامی جماعتوں کے بجٹوں کی تشخیص۔ ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔ امیدوار کے لئے وعظ کی قابلیت اور حساب و کتاب میں مہارت رکھنا ضروری ہے۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک ہو۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ ابتدائی تنخواہ ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں۔ ۵۰/ روپے علاوہ مہنگائی الاؤنس جس کی موجودہ شرح ۲۰/ روپے ماہوار ہے۔ دی جائے گی۔ تقرر فی الحال عارضی ہوگا۔

خواہشمند احباب مقامی جماعت کے عہدہ داران کی سفارش سے درخواستیں بھجوا دیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان اپنے صیغہ کی اجازت سے درخواست دے سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں ۲۵/۵/۵۹ تک نظارت بیت المال میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر بیت المال)

مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا انتخاب

بعض مجالس کی طرف سے آئندہ تین سال کے لئے مجلس انصار اللہ کے عہدیداروں کے انتخاب کی اطلاع تاحال موصول نہیں ہوئی۔ ایسی مجالس کے زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد زعیم اعلیٰ (زعیم) انتخاب کروا کے منظوری کے لئے نام صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں جلد بھجوا دیں۔ قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ

امراء و صدر صاحبان سے گذارش

کیا آپ کے ہاں مجلس انصار اللہ قائم ہے؟ اگر نہیں تو ازراہ کرم فوری طور پر ۴۰ سال یا اس سے زائد عمر کے احمدی احباب کو جمع کر کے زعیم کا انتخاب کروا دیجئے اور منظوری کے لئے نام صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیجئے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پاکستان ایئر فورس میں کمیشن

ابتدائی تنخواہ کمیشنڈ افسر جی۔ ڈی (پائلٹ) پانچ ۸۲۵/ - امیدواران احتیاطاً ریکروٹنگ افسر کے پاس پیش ہوں۔ ڈیٹ شیٹ امتحان مقابلہ:- ۴ جون ۱۹۵۹ء انگلش - ۵ جون ریاضی - ۶ جون جنرل نالج و جنرل سائنس - روزانہ ۹ بجے صبح امتحان شروع۔

مراکز امتحان:- کراچی ڈرگ روڈ۔ لاہور۔ راولپنڈی - چک لالہ۔ پشاور۔ کوہاٹ۔ حیدر آباد۔ ملتان۔ شرائط:- میٹرک سائنس یا سینئر کیمبرج فزکس۔ یا جنرل سائنس

(پاکستان ٹائمز ۱۲/۵/۵۹) ناظر تعلیم

سپیریر سروسز اگزیمینیشن کلاس

پنجاب یونیورسٹی کے زیر انتظام سی ایس ایس امتحان کی اگلی ششماہی ٹرم کی کلاس وسط جون تا وسط ستمبر ۱۹۵۹ء۔ مری میں وسط ستمبر تا وسط دسمبر ۱۹۵۹ء لاہور میں لگے گی۔ فیس مکمل ٹرم ۱۸۰/ روپے برائے لازمی مضامین دو برابر اقساط میں قابل ادا

امیدواران اپنی درخواستیں برائے داخلہ پورے کوائف دے کر بنام

Adviser C. S. S. Examination class
Oriental College Lahore

(پاکستان ٹائمز ۱۶/۵/۵۹) ناظر تعلیم

درخواستہائے دعا

(۱) حفیظ احمد صاحب جہلم ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ عبد المومن دوکاندار غلہ منڈی ربوہ

(۲) میرے بھائی کی بیوی اور بچے لاہور میں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اللطیف صدیقی پورن نگر سیالکوٹ

(۳) قاضی محمد نذیر صاحب دو ہفتوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد دین خادم محلہ الف ربوہ)

(۴) برادرم عبد الحمید صاحب بھٹی ابن چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان تقریباً دس بارہ دن سے لاہور میں بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (لطیف شیخ انجینئرنگ کالج لاہور)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۱:۔ میں امۃ القیوم بیگم زوجہ چوہدری آفتاب احمد کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال حیدرآباد ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزنی ۸۰ تولے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹکہ ۱ عدد۔ ہار ۳ عدد۔ چوڑیاں ۱۰ عدد کڑے دو عدد انگوٹھیاں ۴ عدد بندے ۵ جوڑیاں۔ جو کہ قیمتی تقریباً پانچ ہزار روپے ہے۔ اس طرح کل رقم زیور حق مہر مبلغ ۷۰۰۰/- بنتی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراؤں اور رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم اور ایسی جائداد حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد میں پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع باقاعدہ مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد بھی جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ القیوم اہلیہ چوہدری آفتاب احمد کاہلوں ۱۶/۳/۵۹

گواہ شد:۔ برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد ۱۶/۳/۵۹

گواہ شد:۔ آفتاب احمد کاہلوں موصی خاوند موصیہ سیکرٹری امور عامہ حیدرآباد

نمبر ۱۵۳۳:۔ میں ایم سمیع اللہ ولد میاں گلاب الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سانگلاہل ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں بصورت تجارت ماہوار آمد ۷۰/- روپے پر میرا گذارہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جو میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر وصیت ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا۔

العبد:۔ ایم سمیع اللہ کمیٹی بازار سانگلاہل ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ ولد چوہدری گل محمد سانگلاہل۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم الدین انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۱۵۳۴:۔ میں سکینہ بیگم زوجہ ایم سمیع اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلاہل ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حق مہر ۳۲/- روپے تھا۔ جو اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے زیور طلائی پونے آٹھ تولے اندازاً قیمتی ۸۰۰/- روپے۔ بتفصیل ذیل ہار طلائی پانچ تولے انگوٹھیاں چار عدد ۱/۲ تولہ کانٹے ڈیڑھ تولہ۔ کلپ وزن ۸ ماشے۔ کل پونے آٹھ تولے۔

مندرجہ بالا جائیداد مالیت ۸۳۲/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کو دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا سکینہ بیگم سانگلاہل۔ زوجہ ایم سمیع اللہ ۱۶/۴/۵۹

گواہ شد ایم سمیع اللہ ولد میاں گلاب الدین صاحب مرحوم کمیٹی بازار سانگلاہل خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم الدین انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

درخواست دُعا

میرے بھائی مکرم ملک نذیر احمد صاحب شملہ ٹیلرنگ ہاؤس لائل پور ایک ناگہانی مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے باعزت بری ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

خاکسار ملک بشیر احمد پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسیز کچہری بازار — لائل پور۔

نیز مبلغ ۱۰ روپے ملک صاحب نے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

نمبر ۱۵۳۷:۔ میں محمد اسمٰعیل ولد خیر الدین صاحب قوم جٹ مومن پیشہ مرمت بوٹ و پاپوش عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سرگودھا۔ ڈاکخانہ و ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ صرف مرمت بوٹ و پاپوش و پالش پر ہے۔ اس کی آمدنی اوسطاً ۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ صدر انجمن احمدیہ مقبرہ بہشتی ربوہ پاکستان کو وصیت کرتا ہوں۔ ہر ماہ ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہوگی۔

العبد محمد اسمٰعیل۔

گواہ شد محمود احمد دودو میڈیکل سروس بلاک ۱۴ سرگودھا

گواہ شد:۔ محمد عالم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر حال مینیجر ریلوے سٹی بکنگ ایجنسی سرگودھا۔

نمبر ۱۵۳۸:۔ میں بشیر احمد ولد عطاء اللہ قوم بھٹی راجپوت پیشہ مہاجر عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ مکان مالیت ۲۰۰/- نقد ۷۰/- عارضی الاٹمنٹ زمین ۵ ایکڑ جس کے تاحال قبضہ ملنے کی صورت نہیں اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مندرجہ بالا ۹۷۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ موضع چارکوٹ ریاست جموں و کشمیر کا مہاجر ہوں۔ اس وقت بیکار ہوں۔ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں گورنمنٹ کی طرف سے جو زمین عارضی طور پر الاٹ ہوئی ہے اس کے قبضہ ملنے کی تاحال کوئی صورت نہیں۔ الاٹمنٹ میں ردو بدل ہوتا رہتا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مستقل طور پر مہاجرین جموں و کشمیر کی الاٹمنٹ کے متعلق کوئی حکم نہیں ہے اس لئے ان حالات میں زمین کی قیمت لگانا مشکل ہے۔ بہر حال زمین کی جو آمد ہوگی یا زندگی میں جو آمد یا جائیداد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میرے مرنے کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد بشیر احمد ولد مولوی عطاء اللہ صاحب مرحوم ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد بقلم خود خواجہ عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں گوجرانوالہ

گواہ شد راجہ خورشید احمد منیر شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۲۲۱۲

نمبر ۱۵۳۹:۔ میں ہدایت بی بی زوجہ ماسٹر بشیر احمد صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گرمولا ورکاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ براستہ شیخوپورہ۔ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

نقد ۸۰۰/- ایک راس بھینس ۵۰۰/- مہر ایک صد روپیہ جو وصول کر کے پچاس روپے بذریعہ خاوند تحریک جدید میں دے چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ مندرجہ بالا مبلغ ۱۳۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اپنی زندگی میں جو آمد یا جائیداد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہوگی

الامۃ نشان انگوٹھا ہدایت بی بی مہاجرہ جموں و کشمیر حال گرمولا ورکاں ڈاکخانہ خاص براستہ شیخوپورہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد راجہ خورشید احمد منیر شاہد واقف زندگی مربی سلسلہ احمدیہ وصیت نمبر ۱۲۲۱۲

گواہ شد بشیر احمد خاوند موصیہ مہاجر جموں و کشمیر حال گرمولا ورکاں ڈاکخانہ خاص براستہ شیخوپورہ ضلع گوجرانوالہ۔

نمبر ۱۵۴۴:۔ میں معراج بیگم زوجہ شیخ غلام محمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال لائلپور شہر مکان نمبر ۲۰۷ ریل بازار راجہ چوک ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد منقولہ زیورات طلائی اندازاً وزنی سولہ تولے قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ بتفصیل ذیل ہار طلائی ۵ تولے۔ کڑے طلائی ۹ تولے کانٹے مندری سوئیاں ۲ تولے طلائی۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ صد روپیہ۔ مندرجہ بالا جائیداد اڑھائی ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا معراج بیگم زوجہ شیخ غلام محمد ریل بازار لائلپور شہر

گواہ شد شیخ غلام محمد خاوند موصیہ ولد شیخ اللہ بخش ریل بازار لائلپور

گواہ شد:۔ شیخ اللہ بخش ولد محمد بخش ریل بازار لائل پور

سمگلروں کو سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کیا جاسکے گا

کاشتکاروں پر پابندی لگائے بغیر زیادہ سے زیادہ گندم خریدنے کا فیصلہ

کراچی ۱۵ رمئی - ایک سرکاری اعلان سے پتہ چلا ہے کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں جو سیفٹی ایکٹ اس وقت نافذ ہیں۔ ان میں ایسی دفعات شامل کی جائیں گی۔ جن کے تحت آئندہ سمگلروں کو سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کیا جاسکے گا۔ اور ان کی نقل و حرکت پر پابندیاں لگا دی جائیں گی۔

جو سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے ملک میں سمگلنگ کو ختم کرنے کی خاطر زیادہ سخت تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اب صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی جارہی ہے کہ دونوں صوبوں میں جو سیفٹی ایکٹ نافذ ہیں۔ ان میں سمگلروں کے لئے وہ امتناعی نظر بندی کے متعلق دفعات شامل کریں۔

اس سرکاری اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ حکومت اناج کی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت سے متعلق ۵۰ء میں نافذ کردہ آرڈر کو منسوخ کر دے گی۔ اور اب حکومت مغربی پاکستان کو یہ ہدایات دی جائیں گی کہ وہ ایسے مناسب اقدامات کرے۔ جن کے تحت ہر خاندان کے پاس ضرورت کے مطابق اناج جمع رکھنے کے لئے قاعدے طے کر دئے جائیں۔

اس اعلان کے مطابق حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ گندم کی سرکاری خرید ڈپو کیو منٹ کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مقدار میں کی جائے گی۔ لیکن اس کے لئے اناج پیدا کرنے والوں پر کوئی ایسی پابندی عائد نہیں کی جائے گی۔ کہ وہ کتنی مقدار میں گندم حکومت کے ہاتھ ضرور فروخت کریں۔

علاوہ ازیں یہ فیصلہ بھی ہوا ہے۔ کہ فاضل گندم پیدا کرنے والے اضلاع کی ناکہ بندی کر دی جائے گی۔ اور اگر حکومت مغربی پاکستان کو اتفاق ہوا تو فاضل اناج والے اضلاع سے کمی والے اضلاع کو اناج کے نقل و حمل کی اجازت ایسے ذرائع سے دی جائے گی جن پر صوبائی حکومت کی مرضی کے مطابق کنٹرول رکھا جائے گا۔

اس فیصلہ کے مطابق منڈیوں میں بادلیں میں رکھاتے وقت گندم کی سرکاری خرید ساڑھے بارہ روپے من کے حساب سے ہوا کرے گی۔ لیکن اس سلسلے میں یہ امر نہایت ضروری ہو گا کہ آڑھتی اور ایجنٹ اناج پیدا کرنے والوں کو پوری قیمت ادا کر دیں۔ (البتہ گھٹیا گندم کی قیمت میں تخفیف ہو سکے گی۔ حیدرآباد کے علاقے میں بتدریج منڈی سسٹم رائج کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے)

کمیونسٹ چین اور بھارت میں کشیدگی

پنڈت نہرو کا اعتراف

نئی دہلی ۱۵ رمئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی ماہانہ کانفرنس میں اعتراف کیا کہ دلائی لامہ کی بھارت میں موجودگی کی وجہ سے کمیونسٹ چین اور بھارت میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا دلائی لامہ جب چاہیں تبت واپس جاسکتے ہیں۔ لیکن جس شخص کو اپنے وطن سے نکال دیا گیا ہو۔ اس کے لئے خاص طور پر ان حالات میں واپس جانا مشکل ہے۔ جو اس کے ملک سے نکل جانے کی وجہ ثابت ہوئے۔ پنڈت نہرو نے غیر ملکی اخبارات کی اس اطلاع کو مضحکہ خیز قرار دیا کہ بھارت میں دلائی لامہ کو قیدی بنا کر رکھا گیا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ اس وقت تک بارہ ہزار دو سو تبتی بھارت میں پناہ لے چکے ہیں۔ ان کے لئے دو کیمپ تیار کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک آسام میں ہے اور دوسرا مغربی بنگال میں ہے — انہوں نے کہا۔ ان میں سے کافی پناہ گزینوں کو سڑکیں بنانے کے کام پر لگا دیا جائے گا۔

معاہدہ بغداد کے اقتصادی ماہروں کا اجلاس

انقرہ ۱۵ رمئی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق کل سے انقرہ میں معاہدہ بغداد کے رکن ملکوں کے نمائندوں کے کئی اہم اجلاس شروع ہو رہے ہیں جن میں ان منصوبوں پر کام کی رفتار کا جائزہ لیا جائے گا جو معاہدہ کے علاقے کی اقتصادی ترقی کے لئے شروع کئے گئے ہیں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ ایران پاکستان اور ترکیہ کو ملانے کے لئے سڑکوں۔ پلوں اور ریلوے لائنوں کی تعمیر کا جو وسیع سلسلہ شروع کیا گیا ہے زیر غور منصوبوں میں اسے سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہو گی۔

معاہدے کے اقتصادی ماہرین اس علاقے کے ملکوں کے درمیان ٹیلی فون اور ڈاک کی شرح کم کرنے کے سوال کا بھی جائزہ لیں گے۔ نیز وہ ملحقہ موسمیات اور شہری ہوا بازی سے متعلقہ مسائل پر بھی غور کریں گے۔ یہ اجلاس ورکنگ پارٹی اور سب کمیٹی کی سطح پر منعقد ہوں گے۔

"عالمی بنک کی نئی تجویز مالی اعتبار سے بھارت کے لئے بڑی سخت ہے"

پریس کانفرنس میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۱۵ رمئی۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری پانی سے متعلق تنازعہ طے کرانے کی غرض سے عالمی بنک نے جو نئی تجویز پیش کی ہے وہ مالی لحاظ سے بھارت کے لئے بہت سخت ہے۔ پنڈت نہرو نے یہ بھی کہا کہ دونوں ملکوں کے جھگڑے نمٹانے کی غرض سے صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان سے ان کی ملاقات کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

پنڈت نہرو نے کل اپنی ماہانہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا تو ان سے نہری پانی کے متعلق عالمی بنک کی نئی تجاویز کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ پنڈت نہرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ تجاویز مالی اعتبار سے بھارت کے لئے بہت سخت ہیں۔ اور ان میں مدت بھی لمبی رکھی گئی ہے۔ زیادہ بہتر ہوتا کہ اس مدت کو مختلف ادوار میں تقسیم کر دیا جاتا۔ تاکہ بھارت پاکستان کے لئے پانی جلد بند کر سکتا۔

ایک نامہ نگار نے پنڈت نہرو کی توجہ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی جس میں انہوں نے ان تجاویز کے بارے میں پُر امیدی ظاہر کی تھی اور اس توقع کا اظہار کیا تھا کہ ان کی وجہ سے پاکستان اور بھارت میں مفاہمت ہو جائے گی۔ پنڈت نہرو نے کہا میں بھی ہمیشہ پُر امید رہ کر حالات سلجھانے کی کوشش کیا کرتا ہوں لیکن ہماری راہ میں بہت سی مشکلات موجود ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہم ان مشکلات پر قابو پالیں۔

جب ان سے بھارت کی تجاویز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ بھارت چاہتا ہے تصفیہ کی مدت کم ہو۔ تاکہ بھارت پاکستان کا پانی جلد بند کر سکے۔